رسالت

(از جناب مولانا احمد اللہ صاحب شیخ الحدیث رحمانیہ)

(۳)

درختوں نے آپ کی نبوت کی شہادت دی۔ ایک بدو آیا اس نے کہا کون آپ کی نبوت کی شہادت دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ درخت بکا یک ایک شاخ درخت کی سامنے جھکی اور کہا میں گواہی دیتی ہوں اللہ پاک اکیلا معبود ہے اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ (مشکوٰۃ)

مقام نخلہ میں آپ تبلیغ کے لئے تشریف لے گئے تھے فجر کی نماز میں قرآن شریف پیاری آواز سے پڑھ رہے تھے۔ ایک درخت پر جن لوگ قرآن شریف سن رہے تھے جب نماز سے آپ فارغ ہوئے جماعت جن کی چلی گئی۔ درخت نے آپ کو خبر دی کہ جنات آئے ہوئے تھے قرآن شریف سن رہے تھے پھر سورۂ جن نازل ہوئی کل واقعہ کی تفصیل خبر معلوم ہوئی۔ آپ کی صداقت معلوم کر کے وہ جن کل مشرف باسلام ہوئے۔ (بخاری)

ایک غزوہ میں آپ تشریف لیگئے تھے آپ کو ضرورت کسی حاجت کی ہوئی وہاں پردہ نہیں تھا۔ آپ ایک درخت کے پاس تشریف لیگئے اسکی ٹہنی پکڑلی اپنی جگہ سے وہ درخت حیوان جاندار کیطرح آپ کے ساتھ چلا ایک جگہ آپنے اشارہ کیا کھڑا ہوگیا دوسرے درخت کے پاس تشریف لیگئے اسکی شاخ پکڑلی وہ بھی آپ کے ساتھ ہولیا پہلے درخت کے ساتھ ملکر کھڑا ہوگیا پردہ ہوگیا آپ حاجت ضروری سے فارغ ہوئے۔ بعد فراغت آپ نے درختوں کو اشارہ کیا کہ اپنی اپنی جگہ چلے جاؤ۔ وہ درخت اپنی جگہ چلے گئے۔ (صحیح مسلم) یہ روشن دلیل آپ کے نبی ہونے پر ہے۔

حدیبیہ کے واقع میں لوگ پیاسے تھے۔ ایک کنوئیں میں تھوڑا سا پانی تھا لوگوں نے کل پانی کھینچ لیا اب پانی کنوئیں میں نہ رہا لوگ سخت پیاسے ہوئے رسول اللہ صلعم سے اسکی شکایت ہوئی پندرہ سو آدمی تھے۔ آپ کنوئیں پر تشریف لیگئے تھوڑا سا پانی مانگا پانی لایا گیا اسمیں آپ نے دعا کی پانی کنوئیں میں ڈلوا دیا اسقدر پانی کی کثرت ہوئی اور جوش مار رہا تھا کہ عام لوگوں نے پانی پیا اور سواریوں کو پلایا کنواں اسی طرح جوش مارتا رہا۔ یہ آپ کی نبوت کی دلیل بین ہے۔

اسی واقعہ حدیبیہ میں یہ قصہ بھی بعض وقتوں میں پیش آیا۔ لوگ پیاسے ہوئے پانی نہیں تھا ایک پیالہ میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ نے انگلی مبارک کو پانی میں رکھا۔ انگلی سے مثل نل کے پانی اُبل نے لگا۔ پندرہ سو آدمی کل پانی پیکر سیراب ہوگئے (صحیح بخاری) ایک حدیث میں ہے کہ اگرچہ لاکھ آدمی ہوتے پھر بھی ہر ایک کیلئے کافی ہوجاتا۔

اللہ اکبر کیا ہی شان الٰہی ہے اسکی قدرتوں پر میری جان قربان ہے اور کسقدر اپنے نبی کی رعایت تھی صلی اللہ علیٰ النبی آلہ

تبوک کی لڑائی میں آپ تشریف لیجا رہے تھے چالیس ہزار کے قریب آپ کے ساتھ مسلمان صحابہ کرام تھے۔ آپ نے فرمایا ایک نہر آئیگی فرمایا بغیر میری اجازت اس نہر کا کوئی پانی نہ لیوے۔ تھوڑا پانی تھا۔ بعض لوگوں نے غلطی سے پانی استعمال کیا آپ سخت غصہ ہوئے

جب نہر پر پہونچے تھوڑا تھوڑا پانی جاری تھا کسی کو کفایت نہ کرسکتا تھا۔ آپ نے فرمایا تھوڑا پانی لاؤ۔ پانی لایا گیا دعا کی ہاتھ دہوئے کلی کی فرمایا اسکو نہر میں ڈالدو۔ پانی نہر میں ڈالا گیا اسقدر نہر جوش مارنے لگی کہ قدرت الٰہی کا عجیب نظارہ تھا۔ چالیس ہزار آدمی کل سیراب ہوگئے نہر اسی طرح جوش مار رہی تھی آپ نے فرمایا ایک زمانہ آئیگا اس نہر کے اردگرد زراعتوں اور باغات کے سبزہ سے ہرا بھرا ہوگا۔ (صحیح بخاری)

آپ نے پیشگوئی کی تھی بذریعہ قرآن یہ دین الٰہی کل ادیان پر غالب ہوجائیگا۔ مکہ فتح ہوگا امن امان ملک عرب میں ہوجائیگا۔ مسلمانو! کسریٰ وقیصر کے خزانے تمہارے گھروں میں آجائینگے۔ اوران کے ملک وسلطنت میری امت کو دئیے جائینگے میرا دین مشرق مغرب تک پھیل جائیگا جسطرح آپ نے پیشگوئی کی تھی اسی طرح واقعہ ظہور میں آیا مکہ ۸ھ میں فتح ہوگیا۔ حضرت عمرؓ کی خلافت میں کسریٰ وقیصر کے خزانے مسلمانوں کے گھروں میں آگئے۔ تمام عرب مسلمان ہوگیا ملک مصر روم وفارس وہند وسندھ وچین وترکی واندلس وغیرہ میں اسلامی جھنڈہ منصب ہوگیا۔ مخالف سے مخالف بھی اس بات کا انکار نہیں کرسکتے۔ تمام زمین اللہ جانہ کے ذکر سے پرہوگئی۔ اذان اور تعلیم قرآنی سے تمام شہر وقریہ وپہاڑ وجنگل گونجنے لگے۔ جل جلالہ، ایسے پیارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم صادق مصدوق پر جو ایمان نہ لایا وہ دنیا سے آخرت تک ذلیل ورسوا ہوگا اور اسکی آخرت تباہ وغارت ہوگئی اور نار جہنم اسکا ٹھکانہ ہے۔ اور جسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی کی اور آپ پر ایمان لایا اور شریعت الٰہی پر عمل کیا۔ اور اپنے جان ومال اللہ ورسول پر قربان کئے اسکی آخرت بہتر ہوگئی اسکے لئے نجات ابدی ہے۔ اور خلد بریں جنت نعیم میں اسکی سکونت ہے اور طرح طرح کے آرام وآسائش اسکے لئے ہیں۔

سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں — آپ کے بعد کوئی عہدہ نبوت ومنصب پر نہیں پہونچ سکتا آپ کی شریعت میں سے ایک حکم کو بھی کوئی رد وبدل نہیں کرسکتا اور کسی حکم کو کوئی منسوخ نہیں کرسکتا۔ جو دعویٰ نبوت آپ کے بعد کرے وہ کافر دجال کذاب لعنتی ابدی جہنمی ہے۔ فرمایا اللہ پاک نے وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔ محمد اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کے سلسلہ کو ختم کرنیوالے ہیں۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ لَا رَسُوْلَ بَعْدِيْ وَلَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔ ترمذی وغیرہ رسالت نبوت کا سلسلہ کٹ گیا میرے بعد نہ کوئی رسول آنیوالا ہے نہ نبی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری مثال اس طرح ہے کہ ایک مکان ہے وہ بالکل مکمل ہوگیا مگر ایک اینٹ کی جگہ باقی ہے فرماتے ہیں وہ اینٹ میں ہوں مکان نبوت پورا ہوچکا اب کسی کو گنجائش نہیں کہ اسمیں داخل ہوسکے۔ یہ مضمون صحیح بخاری صحیح مسلم میں ہے۔

توراۃ کی پیشینگوئی ۔ عمرو بن عاص صحابی سے انکے شاگرد نے کہا توراۃ کتاب موسیٰ علیہ السلام میں جو تعریفیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آئی ہیں۔ بیان کرو۔ اللہ کی قسم کھاکر فرمایا جو تعریفیں قرآن میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وارد ہیں وہ بعض خوبیاں آپ کی توراۃ میں بھی موجود ہیں۔ اللہ پاک توراۃ میں ارشاد فرماتا ہے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم تجھکو دنیا میں بھیجتے ہیں گواہ بناکر (توحید وشریعت کے متعلق) جنت کی تو خوشخبری سنانیوالا ہے جو تیرا کہنا مانیں تو ڈرانیوالا ہے (آگ جہنم اور غصہ الٰہی سے جو تیرا کہنا نہ مانیں)

(عرب عجم کے) اَن پڑھوں کی تو حفاظت کرنیوالا ہے۔ تو میرا بندہ ہے۔ تو میرا رسول ہے۔ میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے۔ (اللہ پر بھروسا کرنیوالا) نہ تو سخت زبان ہے نہ سخت دل۔ بازاروں میں چیخ چلّاخ کرنا تیرا شیوہ نہیں۔ نہ تو کسی کی بدی کا بدلہ لیتا ہے جو تیرے ساتھ بدی کرتے ہیں) بلکہ تو معاف اور درگذر کردیگا۔

اللہ پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہرگز قبض نہیں کریگا یہانتک کہ اپنا دین سیدھا کردیگا۔ جس دین کو لوگوں نے ٹیڑھا کردیا ہے۔ یہانتک کہ پکارنے لگیں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (شرک و کفر سے توبہ کرکے لوگ پکے مومن بنجائینگے) بذریعہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آنکھیں اللہ ہی کو دیکھنے لگیں گی۔ کان بہرے سننے لگیں گے جو دل پردہ میں ہیں کھل کر کشادہ ہوجائینگے (صحیح بخاری)

عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کعب احبار جو یہودی سے مسلمان ہوئے تھے اور توراۃ کے عالم تھے اون سے میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریفیں کیا تم نے تورات میں دیکھی ہیں کعب نے جواب دیا میں تورات میں آپ کی تعریفیں یہ پاتا ہوں آپ کا نام محمد رسول اللہ ہے عبداللہ کے بیٹے ہیں۔ مکہ میں پیدا ہوں گے۔ مدینہ طیبہ میں ہجرت کرکے سکونت کرینگے۔ آپ کی سلطنت ملک شام ہوگا نہ بیہودہ گو ہیں نہ بازاروں میں چیخ چاخ کرنے والے ہونگے نہ بدی کا بدلہ لینگے بلکہ معاف اور درگذر فرمائینگے۔ آپ کی امت اور پیرو حمادون ہونگے یعنی اللہ کی بکثرت تعریف کرنیوالے۔ الحمد للہ ہر وقت راحت و تکلیف میں اونکا وردِ زبان ہوگا۔ اللہ اکبر ہر ایک بلند مقام پر پکارتے ہوں گے منہ ہاتھ پیر دھو کر وضو کرینگے (پنجگانہ فرضی نفلی نمازوں کیلئے) ان کی ازار پجامہ آدھی پنڈلی تک ہونگے۔ نمازیں صف بندی کے ساتھ بجماعت ادا کرینگے جسطرح صف بندی کیساتھ جنگ کرتے ہیں۔ مسجدیں ان کی ذکر اللہ الحمد للہ سبحانہ کے ساتھ گن گناتی ہوں گی۔ جس طرح شہد کی مکھی بھن بھناتی ہیں۔ موذن کی آواز زمین آسمان کے درمیان سنائی دیگی۔ یہ حدیث دارمی شریف میں ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تقریباً تین ہزار برس مقدم ہے سو قرآن کے نزول پر تورات کا نزول تین ہزار برس مقدم ہوا۔ جو تورات میں یہ بشارت گذری حرف بحرف صادق آئی۔ ہمارے نبی کا نام اور آپ کا نسب اور آپکی جائے ولادت مکہ و ہجرت مدینہ کیطرف۔ ملک شام میں سلطنت ہونا وصفات کریمانہ و اخلاق عظیم کا منبع اور آپ کی امت کا اللہ پاک کی تعریف کرنا وضو کرنا نمازوں میں صف بندی کرنا مسجدیں ذکر اللہ سے پر ہونا۔ مؤذن کا اذان دینا۔ کلمات طیبہ کے ساتھ کل خبریں صادق آئیں اور ہر ایک کا وقوعہ ہوا۔ جو مانے وہ سعید اور جنتی ہے۔ اور جو نہ مانے وہ شقی اور جہنمی ہے۔ سبحان اللہ ما اعظم شانہٗ۔

(باقی آئندہ)

قطعہ

(از مولوی عبدالجبار آزاد گونڈوی متعلم رحمانیہ)

وقت آپہنچا ہے مسلم! خواب سے بیدار ہو　　کوششیں کر اپنی تکلیفیں ہٹانے کیلئے
کیا تجھے معلوم ہے۔ افسوس اقوامِ جہاں　　کر رہے ہیں فکرِ بد تجھکو مٹانے کیلئے
ہاں مگر تو وہ جماعت ہے جو مٹ سکتی نہیں　　خلق ہے تو تا ابد دنیا بسانے کے لئے
پھنس رہی ہے آج کیوں کشتی تری گرداب میں　　ہاں ذرا ٹھوکر لگا دے پار جانے کے لئے
قلب سے نکلے ہوئے آزاد کے یہ شعر ہیں　　مسلم خوابیدہ دل ترے جگانے کے لئے